ایک عظیم باپ کی حلیم اولاد

عبدالعزیز

''ابراهیم نے کها'' میں اپنے رب کی طرف جاتا هوں، وهی میری رهنمائی کرے گا۔ اے پروردگار، مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحین میں سے هو۔'' (اس دعا کے جواب میں) هم نے اس کو ایک حلیم (بُردبار) لڑکے کی بشارت دی۔ وہ لڑکا جب اس کے دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پهنچ گیاتو (ایک روز) ابراهیم نے اس سے کها ''بیٹا! میں خواب دیکھتا هوں که میں تجھے ذبح کررها هوں، اب تو بتا، تیرا کیا خیال هے؟'' اس نے کها ''اباجان، جو کچھ آپ کو حکم دیاجا رها هے اسے کر ڈالیے، آپ ان شاء الله مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔'' (سوره الصّٰفّٰت 99-102)

''ابراہیم نے کہا'' میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں، وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے پروردگار، مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحین میں سے ہو۔'' (اس دعا کے جواب میں) ہم نے اس کو ایک حلیم (بُردبار) لڑکے کی بشارت دی۔ وہ لڑکا جب اس کے دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیاتو (ایک روز) ابراہیم نے اس سے کہا ''بیٹا! میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کررہا ہوں، اب تو بتا، تیرا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا'' اباجان، جو کچھ آپ کو حکم دیاجا رہا ہے اسے کر ڈالیے، آپ ان شاء اللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔'' (سورہ الصّٰفّٰت 99-102)

''سعی'' سے مراد یہاں دوڑنے پھرنے کی عمر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ فرزند عزیز جب باپ کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت ہورہی ہے کہ اس کو اپنے رب کی خاطر قربان کردیں۔ حضرت اسماعیل، حضرت ابراہیمؑ کو ان کی دعا کے نتیجہ میں اس وقت ملے تھے جب وہ اپنے خاندان اور اپنی قوم کو چھوڑ کر ایک دوسرے ملک کو ہجرت فرما چکے تھے اور واحد چیز جو اس غربت میں ان کیلئے دلجمعی کا ذریعہ بن سکتی تھی ان کا یہی اکلوتا فرزند تھا۔ اس فرزند کی عمر اس وقت اتنی ہوچکی تھی کہ وہ باپ کے ساتھ چلنے پھرنے اور اسکے چھوٹے موٹے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹانے لگ گیا تھا۔ تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ان کی عمر 13 برس کی تھی۔ ہر شخص اندازہ کرسکتا ہے کہ اس عمر میں بیٹا باپ کی نگاہوں میں سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ کتنا سخت امتحان ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈالے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی وفاداری میں کوئی شخص اس وقت کامل نہیں ہوسکتا جب تک اپنی سب سے زیادہ عزیز چیز اسکی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار نہ ہوجائے۔ اس وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں ڈالے گئے۔ اگرچہ یہ ہدایت خواب میں ہوئی تھی اور خواب کی بات محتاجِ تاویل وتعبیر ہوتی ہے۔ اس لیے حضرت ابراہیم چاہتے تو اس کی کوئی تاویل کرلیتے لیکن وہ ایک صداقت شعار اور وفادار بندے تھے اس وجہ سے اس کی کوئی تعبیر نکالنے کے بجائے وہ اس کی من و عن تعمیل کرنے پر آمادہ ہوگئے۔

اس راہ میں پہلا قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ فرزند کے حوصلہ کا بھی اندازہ کرلینا چاہا۔ فرمایا کہ بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کررہا ہوں تو تم بھی غور کرلو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ اسلوبِ کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک سے زیادہ مرتبہ نظر آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات بھی ظاہر فرمادی کہ ہر چندیہ خواب ایک سے زیادہ مرتبہ ان کو نظر آیا ہے لیکن ہے۔ بہرحال یہ ایک خواب تا کہ معاملہ کی اصلی نوعیت بیٹے پر اچھی طرح واضح ہوجائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی عقل وفہم پر اسی وقت سے بھروسہ تھا۔ ان کو توقع تھی کہ اس معاملے میں اس کی رائے ان کے لیے صحیح فیصلہ کرنے میں مددگار ہوگی۔

حضرت اسماعیل نے اس خواب کو خواب کے بجائے امرالٰہی سمجھا اور فوراً جواب دیا کہ والد ماجد! آپ کو جو حکم دیا جارہا ہے آپ بے دریغ اس کی تعمیل کیجیے اور میری طرف سے مطمئن رہیے۔ ان شاءاللہ آپ مجھے پوری طرح ثابت قدم پائیں گے۔

اس کے بعد کا مرحلہ قربانی کا ہے۔ اسلام کے معنی اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردینے کے ہیں یعنی باپ اور بیٹا دونوں امتحان کے لیے آمادہ ہوگئے۔ باپ نے بیٹے کو ذبح کردینے کیلئے چھری نکال لی اور بیٹے نے اپنے آپ کو ذبح کردینے کیلئے حوالے کردیا۔ اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاڑ دیا۔ پیشانی کے بل پچھاڑنے کی توجیہ بعض لوگوں نے یہ کی ہے کہ حضرت ابراہیم نے چاہا کہ ذبح کے وقت بیٹے کا محبوب چہرہ سامنے نہ ہوتا کہ رقتِ قلب چھری چلانے میں مانع نہ ہو لیکن یہ توجیہ بعض لوگوں کے نزدیک درست نہیں ہے۔ جو باپ اس طرح اکلوتے اور محبوب لختِ جگر پر چھری چلانے کیلئے آستین چڑھالے گا وہ اس قسم کی تسلیوں کا محتاج نہیں ہوسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے بیٹے کو سجدہ کی حالت میں قربان کرنا چاہا اس وجہ سے پیشانی کے بل پچھاڑا۔ سجدہ کی ہیئت خدا کے قرب کی سب سے زیادہ محبوب اسلام میں بھی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے'' (سجدہ کرو اور اپنے رب سے قریب تر ہوجا'' اور اس کی یہ حیثیت قدیم مذاہب میں بھی مسلّم رہی ہے۔ یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب بیت اللہ نہ تو تعمیر ہوا تھا اور نہ عبادت کیلئے کوئی متعین قبلہ ہی تھا۔ اگر کوئی متعین قبلہ ہوتا تو ہوسکتا ہے کہ حضرت ابراہیم بھی بیٹے کو قبلہ رخ لٹاتے جس طرح ہم جانوروں کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ لٹاتے ہیں۔

قریب تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھری چل جائے

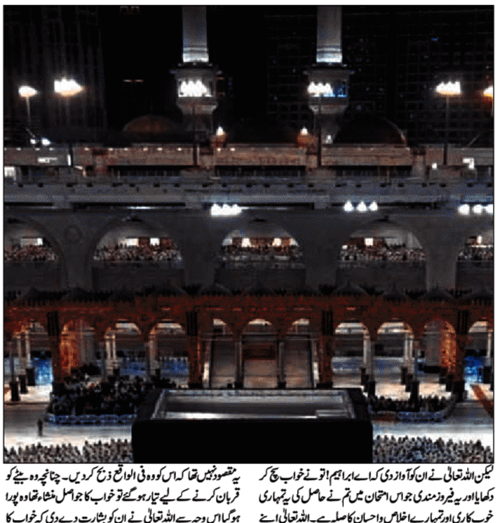

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے خواب سچ کر دکھایا اور یہ فیروزمندی جو اس امتحان میں تم نے حاصل کی یہ تمہاری خوب کاری اور تمہارے اخلاص واحسان کا صلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خوب کار بندوں کو اسی طرح اپنے امتحانوں میں سرفرازی بخشتا ہے۔

ہم اوپر یہ اشارہ کرچکے ہیں کہ خواب میں جو کچھ دکھایا جاتا ہے وہ محتاجِ تاویل وتعبیر ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم کو یہ خواب جو دکھایا گیا اس کی اصل تعبیر یہ تھی کہ وہ اس بیٹے کو خدا کی نذر کردیں۔ یہ مقصود نہیں تھا کہ اس کو وہ فی الواقع ذبح کردیں۔ چنانچہ وہ بیٹے کو قربان کرنے کے لیے تیار ہوگئے تو خواب کا جو اصل منشاء تھا وہ پورا ہوگیا اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بشارت دے دی کہ خواب کا مقصد پورا ہوچکا اب مزید کسی اقدام کی ضرورت نہیں ہے۔

بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ اللہ کے صدق واخلاص اور اس کے احکام کی تعمیل کے باب میں 'احسان' کی روش اختیار کرتے ہیں یعنی ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ خدا کے ہر حکم کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح اس کے کرنے کا حق ہے، ان کو اللہ تعالیٰ یہ صلہ دیتا ہے کہ وہ اس کے بڑے بڑے امتحانوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کرتے ہیں اور پھر اس کے صلے میں آخرت کی ابدی بادشاہی کی فیروزمندیاں پاتے ہیں۔ برعکس اس کے جن لوگوں کی روش دین کے معاملے میں فرار پسندانہ رہتی ہے وہ آہستہ آہستہ خدا کی آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت سے بالکل محروم ہوجاتے ہیں جس کا نتیجہ بالآخر یہ ہوتا ہے کہ آخرت کی کامیابیوں کی راہ ان کے لیے بالکل ہی بند ہوجاتی ہے۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کی اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحسین وآفرین ہے کہ یہ کوئی معمولی امتحان نہیں تھا بلکہ بہت بڑا امتحان تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام نے بازی جیتی، جس امتحان کو خود اللہ تعالیٰ بڑا امتحان قرار دے دیا اس کے بڑے ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے اور اگر اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسی کامیابی حاصل کی جس کی داد خود اللہ تعالیٰ نے دی تو اس میں شبہ نہیں کہ اس آسمان کے نیچے نہ اس سے بڑا کوئی امتحان پیش آیا اور نہ اس سے زیادہ شاندار کامیابی کسی نے حاصل کی۔

فرمایا کہ ''ہم نے اسماعیل کو ایک ذبح عظیم کے عوض چھڑا لیا۔'' یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہم نے ابراہیم کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اس بیٹے کی جگہ ایک مینڈھے کی قربانی کردیں اور یہ قربانی ایک عظیم قربانی کی شکل میں ہمیشہ ہمیشہ آئندہ نسلوں میں اس واقعہ کی یادگار کی حیثیت سے باقی رہے گی۔ یہی قربانی ہے جو مناسک حج میں شامل ہوکر حضرت ابراہیم کے وقت سے آج تک برابر چلی آرہی ہے اور قیام قیامت تک باقی رہے گی۔ یہ امر یہاں ملحوظ رہے کہ قربانی اگرچہ تمام ادیان میں حضرت آدم کے وقت سے چلی آرہی ہے لیکن دنیا میں کسی قربانی نے یہ عظمت واہمیت اور یہ وسعت وہمہ گیری نہیں حاصل کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی نے حاصل کی۔

'' اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔'' (108) سورہ

یہ وہی ترجیع ہے جو حضرت نوح کی سرگزشت میں گزر چکی ہے۔ اس کی وضاحت ہوچکی ہے کہ پچھلوں کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو اس ملت ابراہیم پر باقی رکھا۔ سورہ شعراء آیت 84 میں حضرت ابراہیم کی یہ دعا گزر چکی ہے: (اے رب پچھلوں میں میرا پائیدار چرچا قائم رکھ) اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور شہرت دوام کی وہ سرفرازان کو بخشی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔

''ابراہیم پر سلام ہو(109) سورہ

یہ مستقل جملہ ہے یعنی ابراہیم پر اس کے صدق واخلاق کے صلہ میں، دنیا اور آخرت میں سلامتی اور برکت ہے۔ لفظ'سلام' کی تنکیر تفخیم شان کیلئے ہے۔

''ہم نیکوکاروں کو اسی بدلہ لیتے ہیں'' (110)

فرمایا کہ ہم اپنے خوب کار بندوں کو اسی طرح اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازتے ہیں۔

اس راہ میں پہلا قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ فرزند کے حوصلہ کا بھی اندازہ کرلینا چاہا۔ فرمایا کہ بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرلو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ اسلوب کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک سے زیادہ مرتبہ نظر آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات بھی ظاہر فرمادی کہ ہر چند یہ خواب ایک سے زیادہ مرتبہ ان کو نظر آیا ہے لیکن ہے بہرحال یہ ایک خواب تاکہ معاملہ کی اصلی نوعیت بیٹے پر اچھی طرح واضح ہوجائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی عقل و فہم پر اسی وقت سے بھروسہ تھا۔ ان کو توقع تھی کہ اس معاملے میں اس کی رائے ان کے لیے صحیح فیصلہ کرنے میں مددگار ہوگی۔

اس کے بعد (111)

لفظ مومنین، یہاں اپنے حقیقی مفہوم میں ہے۔ فرمایا کہ'' بے شک ابراہیم ہمارے حقیقی مومن بندوں میں سے تھا۔'' اس سے ایمان کی اصل حقیقت واضح ہوئی کہ حقیقی ایمان وہ ہے جس کے اندر اخلاص واحسان کی وہ روح ہو جس کی مثال حضرت ابراہیمؑ نے پیش کی۔ ہر مدعی کا ایمان اللہ کے یہاں درخورِ اعتناء نہیں ہے۔

جنونیوں سے ملک وملت کو بچانے کی ضرورت

ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین

تمام مذهبی شخصیات سے اور ملک کی تمام سماجی ثقافتی بلکه سیاسی جماعتوں اور بالخصوص میڈیا سے یه اپیل کی جاتی هے که پورے ملک کو آگ میں نه جھونکیں۔ ممکن هے اس سے کسی سیاسی لیڈر یا جماعت کو فائده هو مگر ملک اور سماج کا نقصان هوگا اس لیے جو لوگ انسانیت پر اور دیش بھگتی میں یقین رکھتے هیں ان سے ذمه دارانه رویه اختیار کرنے کی اپیل کی جاتی هے۔

ادے پور، راجستھان میں دو جنونی افراد نے ایک شخص کو محض اس جرم پر کہ اس نے ایک متنازعہ ویڈیو شیئر کیا تھا اس کو بڑی بے رحمی سے قتل کردیا۔ اس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس طرح کی حرکت کو اسلام سے جوڑنا یا اس کے لیے کوئی جواز ڈھونڈھنا پاگل پن ہے۔ یہ کھلا اور واضح جرم ہے اور از روئے قانون اس کو سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیے۔ ان کی گرفتاری ہوچکی ہے اور اب یہ کام پولیس، حکومت اور عدالت کا ہے۔ کل میں نے ایک ملزم کے چند بھائیوں کا سوشل میڈیا پر بیان سنا۔ سب نے ایک زبان ہوکر اس کے اس جرم کی مذمت کی اور سخت سزا کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود ان کی فیملی کے لوگ اس کی ان حرکت کی مذمت کررہے ہیں اور اس سے اپنی برأت کا اظہار کررہے ہیں۔ یہ جرم انہوں نے خود کیا ہے یا کسی اور کے بہکاوے میں آکر کیا ہے یہ پتہ لگانا انٹیلی جینس ایجنسی اور پولیس کا کام ہے۔ میں صرف یہی کہوں گا کہ جو گناہ گار ہیں انہیں تو ضرور پکڑا جائے مگر اس بہانے بے گناہوں کو محض شک کی بنیاد پر پریشان نہ کیا جائے۔ یہ تو پہلی اصولی بات ہوئی۔ اس معاملہ کے دو اور پہلو ہیں جن پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس وقت اسلام، مسلمان اور حضور ﷺ کی شان میں جس طرح کی باتیں بعض نام نہاد مذہبی اور سیاسی شخصیات کی طرف سے کہی جارہی ہیں اور میڈیا اور سوشل میڈیا کی طرف سے جس طرح اس کی تشہیر کی جارہی ہے اس طرح کے واقعات اس کا ردِعمل ہیں۔ جب ردِعمل ہوتا ہے تو وہ ناپ تول کر نہیں ہوتا۔ اس وقت عقل ماری جاتی ہے اور ردعمل ظاہر کرنے والا غصہ میں اپنا توازن کھودیتا ہے۔ اس کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ اس کا کیا اثر خود اس پر اور اس کے گھر والوں پر اور دوسرے لوگوں پر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ایک فرد کا جرم اس فرد کا جرم نہ ہوکر پوری قوم کا جرم مانا جانے لگتا ہے اور اس کی وجہ سے پوری قوم کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس لیے تمام مذہبی شخصیات سے اور ملک کی تمام سماجی ثقافتی بلکہ سیاسی جماعتوں اور بالخصوص میڈیا سے یہ اپیل کی جاتی ہے کہ پورے ملک کو آگ میں نہ جھونکیں۔ ممکن ہے اس سے کسی سیاسی لیڈر یا جماعت کو فائدہ ہو مگر ملک اور سماج کا نقصان ہوگا اس لیے جو لوگ انسانیت پر اور دیش بھگتی میں یقین رکھتے ہیں ان سے ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے کی اپیل کی جاتی ہے۔

دوسری بات مسلمانوں سے کہنی ہے آپ اسلام پر اور حضور ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو لوگ اسلام پر اور حضور ﷺ پر ایمان نہیں لاتے ان سے اس طرح کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے کہ وہ بھی حضور ﷺ کا ویسا ہی احترام کریں جیسا مسلمان کرتے ہیں۔ یہ آپ کے ایمان کا حصہ ہے ان کے ایمان کا نہیں، اس لیے وہ اگر حضور ﷺ کی شان میں ناخوشگوار باتیں کہتے ہیں تو معقولیت کے ساتھ اس کا جواب دیجیے اور اپنی طرف سے حضور ﷺ کے احترام میں اضافہ کردیجیے۔ یہ مسئلہ اسلام اور ایمان کا نہیں بلکہ عام اخلاق اور شرافت کا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے باپ کو گالی نہ دے۔ صحابہ نے پوچھا کیا کوئی ایسا آدمی بھی ہے جو اپنے باپ کو گالی دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں، جب تم کسی اور کے باپ کو گالی دو گے تو پلٹ کر تمہارے باپ کو گالی دے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آپ اپنے باپ کو گالی نہیں دلوانا چاہتے ہیں تو دوسروں کے باپ کا احترام کیجیے اور کم ازکم اس کے ساتھ بدسلوکی اور گالی گلوج نہیں کیجیے ورنہ آپ کو بھی وہ سب کچھ سننا پڑسکتا ہے جس سے سماج میں فساد پیدا ہوگا۔ ہمیں حضور ﷺ سے محبت ہے اور آپ کا احترام ہم پر واجب ہے لیکن جو لوگ اسلام سے دشمنی بغض وعناد رکھتے ہیں ان سے کسی اعلیٰ اخلاق کی توقع کرنا فضول ہے۔ ایسے مواقع پر صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ان لوگوں کو معاف کردینا چاہیے۔

پسماندہ مسلمانوں پر وزیر اعظم نے کیوں دکھائی مہربانی

شاھد زبیری

سنگھ پریوار اور بی جے پی کی اقلیت مخالف شبیہ کبھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی مانا یہ جاتا ہے کہ سنگھ اور بی جے پی کی اقلیت مخالف اور بالخصوص مسلم مخالف فکر کی بنیاد پر ہی بی جے پی کو یہ کامیابی ملی کہ وہ آج ملک پر اور ملک کی ایک سے زائد ریاستوں میں حکمرانی کررہی ہے اور اگلے 30 سے 40 سال تک حکمرانی کا خواب دیکھ رہی ہے اس مقام پر پہنچنے کے بعد بھی مسلم اقلیت کے حوالہ سے اس کے چال اور چرتر میں بظاہر کوئی بڑی تبدیلی نہ سرکاروں کی سطح پر اور نہ پارٹی کی سطح پر عملی شکل میں دکھائی نہیں دیتی پھر آخر ایسا کیا ہوا کہ حیدرآباد کے 2 اور 3 جولائی کے بی جے پی کی قومی ایگزیکٹو کے اجلاس میں جب یوپی کی یوگی سرکار کے بننے اور اس کی کارگزاریوں سے متعلق رپورٹ پڑھی جارہی تھی اچانک وزیراعظم نریندر مودی بول پڑے اور بولے بھی تو مسلم اقلیت کی 80-70 فیصد آبادی والے پسماندہ مسلمانوں کی دلجوئی کرنے کیلئے اور ان کو بی جے پی کے قریب لانے کیلئے انہوں بی جے پی کو نصیحت کی کہ وہ پسماندہ مسلمانوں سے رابطہ بنانے کیلئے ان کے درمیان 'سنہہ یاترائیں' (پریم یاترائی نکالیں) اور پسماندہ مسلمانوں کے درمیان جائیں۔ وہ مودی جو مسلمانوں کے مسائل پر بولتے نہیں تھے اگر بولتے تھے تو ان کی پہچان بتانے کیلئے کہتے تھے کہ وہ (مسلمان) اپنے لباس اور حلیہ سے پہنچانے جاتے ہیں پھر ایسا کیا ہوا کہ مودی کا ہردے پریورتن ہوگیا اور ان کی ماہیت قلب بدل گئی اور وہ مسلم اقلیت کی اکثریت مانے جانے والے پسماندہ مسلمانوں پر مہربان نظر آنے لگے؟

ہندوستانی سیاست کے نشیب وفراز پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ 2014 میں دہلی کی گدی پر قبضہ سے پہلے سنگھ پریوار، بی جے پی اس کی فرنٹیل آرگنائزیشن یہ نعرہ لگاتی رہتی تھیں کہ 'جو ہندوہت کی بات کرے گا وہ بھارت پر راج کرے گا' آج یہ نعرہ حقیقت کا روپ لے چکا ہے جتنی غیر بی جے پی پارٹیاں ہیں خواہ وہ کانگریس ہو یا سماجوادی پارٹی، بی ایس پی ہو یا عام آدمی پارٹی یا ممتا کی ترنمول کانگریس عملاً سب 'ہندوہت' کی ہی تو بات کررہی ہیں مسلم اقلیت یا اس کی اکثریت پسماندہ مسلمانوں کی بات کرتے ہوئے سب کو ڈر لگتا ہے کوئی بھی مسلمانوں کے مسئلہ پر ساتھ کھڑی نظر نہیں آتی اس کے ووٹ سب کو پیارے ہیں ان سب کیلئے ووٹ بینک سے زیادہ کچھ نہیں۔ مسلم اقلیت کی کل آبادی جو 2011 کی مردم شماری کے مطابق 21-20 کروڑ ہے جس میں پسماندہ مسلمانوں کی کل آبادی تقریباً 17-16 کروڑ ہے جو سیاسی لحاظ سے اس وقت حاشیہ پر ہے اور دیوار سے لگادی گئی ہے۔ ابھی تک ملک کی اتنی بڑی آبادی کے ووٹ بینک کی غیر بی جے پی پارٹیاں بندر بانٹ کرتی رہی ہیں اب اس بندر بانٹ میں بی جے پی بھی اپنی حصہ داری کو بڑھانا چاہتی ہے اس کو بھی سیاسی لحاظ سے ایک نئے ووٹ بینک کی ضرورت ہے اس ضرورت کا احساس بی جے پی کو اس وقت ہوا جب گزشتہ پارلیمانی انتخابات میں بی جے پی کو 20 فیصد ووٹ ملے جبکہ اس سے پہلے پارلیمانی انتخابات میں یہ تعداد محض ایک فیصد تھی یہ امریکہ کی پیو ریسرچ سینٹر کا کہنا ہے۔ یوپی کے حالیہ اسمبلی انتخابات میں جہاں سماجوادی پارٹی مسلمانوں کا 80 فیصد ووٹ لے کر بھی اقتدار تک نہیں پہنچ پائی بی جے پی نے مسلمانوں کا محض 8 فیصد ووٹ لے کر سرکار بنالی۔ مانا جاتا ہے کہ یہ 8 فیصد ووٹ پسماندہ مسلمانوں کے ہیں اس سے پہلے یوپی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو صرف 6 فیصد ووٹ مسلمانوں کے ملے تھے۔ اتنا ہی نہیں حال ہیں میں رامپور کی اعظم خاں کی چھوڑی ہوئی پارلیمانی سیٹ اور اعظم گڑھ کی اکھلیش سنگھ یادو کی چھوڑی ہوئی پارلیمانی سیٹ پر ضمنی انتخاب میں بھی بی جے پی نے کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیے۔ بظاہر تو یہ نظر آتا ہے کہ مسلم اقلیت کی اکثریت پسماندہ مسلمانوں کے ووٹ پر اب مودی اور بی جے پی کی بھی رال ٹپکنے لگی ہے اس لئے مودی جی نے حیدرآباد کے اجلاس میں پسماندہ مسلمانوں پر اپنا پریم جال پھیکا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اپنی اس چال سے مودی اور بی جے پی نے ایک تیر سے ایک سے زائد نشانے لگائے ہیں ایک تو یہ کہ اپنی مسلم مخالف شبیہ کو بہتر بنانا جو حال ہی میں نوپور شرما کی رسالت مآبؐ کی شان میں بدگوئی سے عالم اسلام بالخصوص اور عام طور پر پوری دنیا میں زیادہ داغدار ہوئی ہے، یہ کہ اندرونِ ملک بھی بی جے پی ہندووادی رہتے ہوئے دوسری پارٹیوں کی طرح اپنے مسلم مخالف چہرہ کو بدلنا چاہتی ہے لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے۔

ہوسکتا ہے کہ ہمارا یہ خیال غلط ہو مودی جی اور بی جے پی پسماندہ مسلمانوں کو اپنے پسندیدہ قومی دھارے یا مین اسٹریم میں لانے کیلئے صدقِ دل سے کوشاں ہو اگر ایسا ہے تو اس کیلئے بی جے پی بلیو پرنٹ تو پیش کرے کیا وہ سچر کمیٹی اور گوپال کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرے گی جو پسماندہ مسلمانوں کے حق میں ہیں، کیا بی جے پی پسماندہ طبقات کے 27 فیصد رزرویشن میں مسلم پسماندہ طبقات کیلئے 8 فیصد رزرویشن کا کوٹہ مخصوص کرسکتی ہے اس لئے کہ اس 27 فیصد پسماندہ برادیوں کے کوٹہ میں مسلم پسماندہ برادریاں بھی شامل ہیں لیکن ان کو اسکا خاطر خواہ فائدہ نہیں ملا ہے۔ بی جے پی کی مودی سرکار نے برہموں کیلئے معاشی بنیاد پر جسطرح 10 فیصد کا رزرویشن رکھا ہے کیا بی جے پی پسماندہ مسلمانوں کو معاشی بنیاد پر اسی طرح کا کوئی کوٹہ مخصوص کریگی اور کیا بی جے پی یہ حوصلہ دکھائے گی کہ وہ دلت مسلمانوں کیلئے بھی دلت ہندوؤں کی طرح رزرویشن کا راستہ صاف کردے اور اس صدارتی حکم کو رد کردے جو اس راہ کا روڑا ہے اگر بی جے پی ایسا کرسکتی ہے تو پسماندہ مسلمانوں کو مودی جی اور بی جے پی کیساتھ جانے سے کون روک سکتا ہے لیکن ہم جانتے ہیں ایسا ہونے والا نہیں بی جے پی بھی پسماندہ مسلمانوں کو محض ووٹ بینک سے زیادہ اہمیت دینے والی نہیں بی جے پی جب تک مسلمانوں کی بابت اپنے جملہ نظریات اور بنیادی پالیسیوں میں تبدیلی نہیں کریگی پسماندہ مسلمان بھی اس کے پریم جال میں اتنی جلدی پھنسنے والے نہیں جیسا کہ بی جے پی سوچ رہی ہے۔

جاپان کے سابق وزیراعظم شین زو آبے پر قاتلانہ حملہ اور اس حملہ میں ان کی موت کی خبر پوری عالمی برادری میں دکھی دل کے ساتھ شیئر کی گئی ہے۔ امریکہ کے مشہور اخبار نے کہا ہے کہ وہ جاپان کے سب سے طاقتور سمجھے جانے والے پی ایم کو گولی ماردی گئی۔ وہ جاپان کے سب سے طویل عرصہ تک (2012-2020) اقتدار میں رہے اور اس مذمت سے قبل بھی کچھ دن کے لیے اپنے عہدے پر فائز رہے تھے۔

@The Japan News نے بھی شینزو آبے پر پیچھے سے گولی مارے جانے کی اطلاع دی تھی۔

@The Japan Times نے اپنی ایک سیٹ میں بتایا کہ قاتل یما گامی آبے سے غیر مطمئن تھا اور ان کو جان سے مارنے کے لیے ہی اس نے گولی چلائی تھی۔ @The Japan Times نے ان پر قاتلانہ حملوں اور موت پر یکے بعد دیگرے کئی ٹوئٹ کیے تھے۔

امریکی اخبار The New Yark Times نے بھی شینزو آبے پر قاتلانہ حملہ اور ان کی حالت خراب ہونے کی اطلاع دی تھی اخبار نے بتایا تھا کہ جاپان کے وزیراعظم فومیو کیشرا سانحہ کی خبر دیتے ہوئے آبدیدہ ہوگئے تھے اور انہوں نے اس قتل کو وحشیانہ قرار دادیا تھا۔

@ABC News نے بتایا کہ سب سے طویل مدت تک اقتدار میں رہنے والے وزیراعظم جاپان شنیزو آبے کو جاپان کی سیاست کا سب سے بااثر شخص قرار دیا جائے گا۔

@AnandRangnathan

'' آنند رنگناتھن نے ٹوئٹ کیا ہے کہ اجمیر درگاہ جن کے سرور چشتی نے کہا تھا کہ وہ اپنے مستقل کے احتجاج سے ہندوستان میں لرزہ پیدا کردیں گے اور اس کے گوہر چشتی نے اودے پور کے قاتلوں سے جاکر ملاقات کی تھی اور نوپور چشتی کا سر قتل کرنے کا مطالبہ کیا تھا، اس کی (اجمیر درگاہ) سالانہ آمدنی 200 کروڑ روپے کی ہے، اور زیادہ تر عطیات ہندوؤں کی طرف سے آتے ہیں۔

@Manto_Writes منٹو

بھاری معدے کے ساتھ جو شخص ملک کی خدمت کے لیے آگے بڑھے اسے لات مار کر باہر نکال دیجئے۔

سعادت حسن منٹو

@HateDetector

یوزر نے ہریانہ بی جے پی کے آئی ٹی سیل کے انچارج کو ایک ٹوئٹ جاری کرنے پر عہدے سے ہٹادیا گیا ہے۔ یوزر نے، کہ یہ کافی نہیں ہے ارون یادو کو گرفتار کیا جانا چاہیے۔ ہریانہ کانگریس @Haryana Congress نے ارون یادو کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے اس بیانیہ پر طنز کیا ہے کہ جس میں اس طرح کے زہریلے اور مذہبی شخصیات کی توہین کرنے والے افراد کو Fringe عناصر قرار دیا ہے۔

اس سلسلہ میں ANI@ نے اطلاع دی تھی کہ ہریانہ بی جے پی نے آئی ٹی سیل انچارج کو فوری طور سے ذمہ داریوں سے سبکدوش کردیا ہے۔

@HanifPthan حنیف پٹھان

ٹوئٹر یوزر نے میسور کے فاروقی گرلز اسکول کو بند کیے جانے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اسکول بند ہوجانے کی وجہ سے 450 لڑکیاں بالکل سڑک پر آگئی ہیں۔ ہر طالبات مظاہرہ کرکے انہیں تعلیم کو دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ کررہی ہیں۔ خیال رکھئے وزیراعظم نریندر مودی کا نعرہ، بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ۔

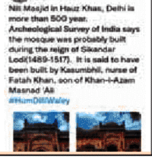

@Indian Muslims History

مسلم تاریخ کے بارے میں باخبر کرنے والے ٹوئٹر ہینڈل نے نئی دہلی کے حوض خاص کی پانچ سو سال پرانی مسجد نیلی مسجد کی تصاویر شیئر کی ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ کے مطابق یہ مسجد سکندر لودھی کے عہد اقتدار میں 1489-1517 میں تعمیر ہوئی تھی۔ یہ مسجد خان اعظم مسز علی نے بیٹے کسمل بھل نے بنوائی تھی۔